Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان الفضل ینزل من السماء

روزنامہ

الفضل

یوم دوشنبہ کی

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ ھ | ۱۴ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج ماؤف دانت نکالا گیا۔ ابھی تک درد باقی ہے۔ درد نقرس بھی بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

مکرم صوفی عزیز احمد صاحب واقف زندگی کل سوا بجے کی گاڑی سے بغرض تجارت امریکہ روانہ ہو گئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر بہت سے احباب موجود تھے۔ جنہوں نے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان انہیں رخصت کیا۔

کل دوپہر کو چوہدری محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ انجینئر نے اپنے لڑکے محمد لطیف صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔

آج ۱۴ بجے شام فیروز علی الدین صاحب واقف زندگی نے ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اپنے لڑکے کی ولادت پر بہت سے دوستوں کو دعوت چائے دی۔

عالمگیر امن کا خواب

اسلام امن کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے ذریعہ یہ امن کا پیغام دنیا کو بھیجا۔ آخر میں یہ پیغام غار حرا میں سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو امن کا پیغام سمجھ کر سنا۔ اور امن کا پیغام سمجھ کر قبول کیا۔ مبشرین کی ایک چھوٹی سی جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور یہ بشارت گھر گھر میں پہنچنے لگی۔ اس وقت عرب ایک ایسا ملک تھا۔ جہاں کوئی قانون کوئی نظام نافذ نہ تھا۔ قبیلہ قبیلہ اپنی اپنی جگہ خود مختار تھا نہیں بلکہ ہر فرد آزاد تھا۔ مادر پدر آزاد۔ جو جی چاہتا کرتا۔ کوئی اخلاقی یا معاشرتی پابندی اسکو اپنی من مانی کرنے سے نہیں روک سکتی تھی۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ الغرض تمام سوسائٹی پارہ پارہ تھی۔ قتل و غارت۔ بدامنی۔ بدنظمی۔ اس وقت کی عرب سوسائٹی کا طرہ امتیاز تھا۔

اس طوفانی اور زلزلہ خیز فضا میں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام سنایا۔ مگر صدیوں کی الجھی ہوئی اور مشتعل مزاجوں پر اس کا وہی اثر ہوا۔ جو ایک آتش زدہ جنگل پر پانی کے چند چھینٹوں کا ہو سکتا ہے۔ بزرگان قوم برافروختہ۔ عزیز و اقارب ناراض دوست آشنا بدظن۔ ہمسائے دشمن۔ اپنے بیگانے بن گئے۔ سوائے چند سعید روحوں کے کسی نے اس پیغام کا خیر مقدم نہ کیا ان میں بھی سوائے چند کے سب کے سب غلام۔ ذلیل۔ ادنےٰ کمزور۔ جن میں دنیاوی لحاظ سے کوئی خوبی نہ تھی۔ جن کا کوئی وقار نہ تھا۔ لیکن یہی ہیں۔ جو بعد میں صحابہ رسول کے معزز نام سے مخاطب کئے گئے جن کی خاک پا ہونے کی حسرت بڑے بڑے باجبروت شہنشاہ اپنے دلوں میں لے گئے۔ ان مربیانہ امن کے پیغام کو سنا۔ اور اس کو اپنا لیا۔

مگر انہیں اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنا پڑی۔ ایسی ایذائیں برداشت کرنا پڑیں۔ کہ جن کا تصور بھی انسان کو کپکپا دیتا ہے۔ خود اس ذات سراپا رحم و کرم کو بھی اسی طرح برداشت کرنی پڑیں۔ جس طرح ایک ادنےٰ غلام کو۔ حضور علیہ السلام خود بھی ایذائیں سہتے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی جلتی ہوئی ریت پر جھلستا دیکھتے مگر اُف نہ کرتے۔ یہ قیمت تھی اس بات کی کہ قوم کو امن کا پیغام سنایا تھا۔ طائف والوں کی سنگ باری شعب ابی طالب کی نظر بندی ایسے واقعات نہیں کہ جن کو سنکر آنکھیں آنسوؤں کی بارش نہ کرنے لگیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ بھی سلوک کے عوض میں کرتے تو یہ کرتے۔ کہ راتوں جاگ جاگ کر گڑگڑا کر اپنے ایذا دینے والوں کے لئے دعائیں مانگتے۔

سب کچھ برداشت کیا۔ مگر امن کو قائم رکھنے کے لئے کوئی دفاعی تدبیر اختیار کی بھی تو یہی کہ اپنے ساتھیوں کو بھی ہجرت کا حکم دیا۔ اور خود بھی اپنے وطن مالوف کو چھوڑ دیا۔ اور اس دور دراز شہر میں جا بسے۔ جو بعد میں مدینۃ النبی کہلایا۔ یہ سب کچھ محض اس لئے برداشت کیا۔ کہ دنیا کا امن درہم برہم نہ ہو۔ کیونکہ آپ کا آوردہ پیغام عالمگیر امن کا پیغام تھا۔ آپ نے پھونک پھونک کر قدم رکھا۔ کہ خفیف سے خفیف ٹھوکر بھی کسی کو نہ لگے کیونکہ کفر تو بہانے کی تلاش میں ہر وقت لگا تھا۔

لیکن ہر طرح کی احتیاط برتنے کے باوجود دشمنوں نے جو آگ بھڑکائی۔ تو پھر اس کو ٹھنڈا ہونے نہ دیا۔ جنہوں نے مکہ کی فضا میں شعلے بھر دیئے تھے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے لئے سانس لینا بھی دوبھر کر دیا تھا انہوں نے وہاں بھی پیچھا کیا۔ اور مدینۃ النبی پر بھی ہلہ پر ہلہ بولنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اسلام کے خلاف عرب کے تمام قبیلوں کو بھڑکا دیا۔ اور ملک کے طول و عرض میں جنگی حالت برپا کر دی۔ اور اسلام کو مٹانے کے لئے تمام طاغوتی طاقتیں جمع کر لیں۔ اب اس عالمگیر پیغام امن کی زندگی اور موت کا سوال سامنے آگیا۔ صبر و احتیاط کی حد بندیاں ختم ہو گئیں اب یہ سوال تھا۔ کہ یا تو حق کو زندہ رہنا ہے یا ہمیشہ کے لئے مٹ جانا ہے۔

فرمائیے بظاہر ناقابل برداشت کو برداشت کرنے سے بھی جب ظلم و تعدی کا سیلاب نہ رکے تو کیا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب طاغوتی بدعنوانیاں حد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ اب صبر ظلم ہے اب اغماض جرم ہے۔ آخر حق کو بھی سانس لینے کا حق ہے۔ فرمایا اے مومنو پہلے تم کو روکا گیا تھا۔ تمہارے ایمانوں کی ایک آزمائش ہو گی۔ اور دوسری آزمائش اب ہو گی۔ یہ حملے پانی کے چھینٹوں سے نہیں دبینگے۔ کب تک ان پر پیٹھ پھیرتے رہو گے مومنین نے اس خدائی آواز کو سنا۔ لیکن چونکہ اسلام جنی امن ان کی رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ یہ خدائی آواز ان کو غیر معمولی اور نرالی معلوم ہوئی۔ ان کی قوت برداشت بہت بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا تھا کہ اگر اب بھی دفاع نہ کیا تو

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا مقصد ہی فوت ہو جائیگا۔ یہ رحمت کا چشمہ ہمیشہ کے لئے خشک ہو جائیگا۔ اور عالمگیر امن کا خواب بے تعبیر ہی رہ جائیگا۔ اس لئے اس نے اپنے فرشتوں سے انکی مدد کی۔ تاکہ اس امن کے پودے کو جو از سر نو زمین پر لگایا گیا ہے۔ ان شعلوں سے بچایا جائے۔ تاکہ یہ بڑھے پھولے پھلے اور اس کے سایہ میں قومیں آرام پائیں۔

یہ تھا جہاد بالسیف جس کو افضل العبادات کا نام دیا گیا۔ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کا جہاد تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ طاغوت نے اس پاک کو بھی ناپاک کرنا شروع کیا۔ اس نے ان مقدس تلواروں پر جو ظلم و تعدی کے طوفان کو روکنے کے لئے اٹھیں تھیں۔ اپنے پلید سائے ڈال دیئے۔ بعد میں آنے والے نئے نئے مسلمانوں نے تلواروں ہی کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا۔ انہوں نے نہ دیکھا کہ اب طاغوت ان کی تلواروں کی پرورش میں سما گیا ہے۔ ان کو معلوم نہ ہوا۔ کہ جو تلواریں ظلم و تعدی کے طوفان کو روکنے کے لئے اٹھیں تھیں۔ اب خود ظلم و تعدی کا شعلہ بن کر رہ گئی ہیں۔ اور اس امن کے پودے کو پھونک دینے پر تل گئی ہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے یہ اٹھی تھیں۔

تلواریں بالکل کند ہو گئیں۔ گمراہان انہی پر بھروسہ کرتے چلے آئے۔ خدا کے پاک کلام کی عجیب و غریب تاویلیں کر دیں۔ اور بوکھلا کر یہاں تک کہنے لگ گئے کہ تلواریں نظام باطل کے ہاتھ سے اقتدار کی چابیاں چھیننے کے لئے ملی ہیں۔ حالانکہ وہ ان طاغوتی طاقتوں کے دفاع کے لئے عطا ہوئی تھیں۔ جو تلوار سے اس عالمگیر امن کے پیغام کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتی تھیں۔

وقت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ کہ لوگوں کو اس غلطی سے نکالے۔ اس نے پکار کر کہا۔ کہ "اسلام کی طاقت تلوار نہیں بلکہ (علائے کلمۃ الحق ہے۔ اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی نہیں۔ بلکہ مبشرین کی جماعت ہے ان کند تلواروں کو اب پھینک دو۔ اور قرآن کریم کو اٹھا کر چاروں طرف نکل جاؤ۔ ان تلواروں کے تاریک سایوں سے اسلام کا چہرہ چھپ گیا ہے۔ قومیں اس روشن چہرے کو نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کو پھینک دو۔ تاکہ سب آنکھیں اس نور کو عریاں دیکھ لیں"۔ بعض نے اس پیغام پر کان دھرے اور حقیقت کو پا لیا۔ اور مبشرین کی چھوٹی سی جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور یہ بشارت پھر گھر گھر پہنچنے لگی۔ لیکن بہتوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ اور نہ سنا۔ وہ اپنی کند تلواروں کی طرف ہی ٹکٹکی لگائے ۱؎ دیکھتے رہے۔ اور اس نئی طاقت سے منہ پھیرے رکھا۔ لیکن وہ نئی طاقت بڑھتی رہی۔ یہانتک کہ مصلح موعود کے علم سے دنیا کے کنارہ تک پھیل گئی۔ اور آخر عالمگیر امن کا وہ خواب سچا ثابت ہوا جو سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حرا میں دیکھا تھا۔

کانگرس ——— اور ——— فرقہ وارانہ مسئلہ

کانگرس کا ایک فراموش شدہ وعدہ

کانگرسی رہنما زبان سے ہندوؤں اور مسلمانوں کو امن، صلح اور اتفاق سے رہنے کی اپیلیں کرنے میں تو یقیناً بخل سے کام نہیں لیتے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ ہندو مسلم اختلاف کی اصل وجوہ کو دور کرنے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ ملک کی اکثریت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان کا اہم ترین فرض یہ ہے کہ وہ ان حقیقی اسباب عمل کا پتہ لگائیں۔ جو مسلمانوں کو کانگرسی یا بالفاظ دیگر ہندوؤں سے علیحدہ کر دینے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور پھر انہیں دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں۔ صرف یہی وہ طریق ہے۔ جس پر چل کر کے ایک آزاد۔ خوشحال اور پرامن ہندوستان کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

کانگرسی لیڈر خوب جانتے ہیں۔ کہ مسلمان جو کسی زمانہ میں بہت بڑی تعداد میں کانگرس کے ہم نوا تھے۔ آج من حیث القوم اس سے علیحدہ بلکہ اس سے متنفر ہو چکے ہیں۔ اور اب تو وقت کی نزاکت اور زمانہ کے حالات ان لوگوں کو بھی تدریجاً کانگرس سے علیحدہ کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ جو ان کی اصطلاح میں "قوم پرست مسلمان" کہلاتے تھے۔ اور جو سالہا سال سے ہر طرح کے ناموافق حالات کے باوجود کانگرس سے وابستہ چلے آتے تھے۔ ہمیں تعجب ہے کہ کیوں کانگرسی بزرگ کبھی اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ دس کروڑ افراد پر مشتمل ایک عظیم الشان قوم کی قوم آہستہ آہستہ بالکل ان سے علیحدہ ہو گئی ہے۔ کاش کانگرسی زعما اس حقیقت کو محسوس کر لیں۔ کہ مسلمان جن شکایات کی بنا پر آج کانگرس سے علیحدہ ہیں۔ انہیں دور کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ملک کبھی بھی خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

اگر کانگرسی زعماء آج نشۂ اقتدار میں مدہوش ہونے کی وجہ سے ہماری بات سننا نہیں چاہتے۔ تو ہم انہیں خود ان کا اپنا ایک بیان یاد دلاتے ہیں۔ جو انہوں نے آج سے سولہ برس قبل دیا تھا۔ کانگرس کے مشہور لیڈر سردار پٹیل نے ۱۹۱۱ء میں کانگرس کے صدر کی حیثیت میں اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنے کا مندرجہ ذیل طریق بتایا تھا

"بطور ایک ہندو کے میں اپنے پیش رو (گاندھی جی) کا فارمولا استعمال کروں گا۔ اور اقلیتوں کو سودیشی فونٹین پن اور سودیشی کاغذ پیش کروں گا تاکہ وہ اس پر اپنے مطالبات لکھ سکیں۔ اور جب وہ لکھ چکیں گے۔ تو میں اس پر دستخط کر دونگا۔ میں جانتا ہوں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کا یہ بہترین راستہ ہے"۔ (پرتاپ ۳۰ مارچ ۱۹۱۱ء)

مندرجہ بالا الفاظ کتنی رواداری۔ فراخ حوصلگی اور انصاف پسندی کے مظہر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ الفاظ محض صفحۂ قرطاس کی زینت ہی بنے رہے اور آج تک شرمندۂ عمل نہ ہو سکے۔ اگر فی الحقیقت ان الفاظ کو جامۂ عمل پہنایا جاتا۔ تو یقیناً ملک کا فرقہ وارانہ مسئلہ کبھی کا حل ہو گیا ہوتا۔

آج جبکہ ملک آزادی کی دہلیز پر کھڑا ہے اور اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ ملک میں قتل و غارت اور خونریزی کی وجہ سے سخت تشویش کا موجب بن رہا ہے۔ ہم کانگرس کے مرد آہن سردار پٹیل اور ان کے رفقاء کو ان کا یہ فراموش شدہ وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ اور ان سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا ابھی اقلیتیں کاغذ "سودیشی" کے لکھنے کا وقت نہیں آیا۔ اگر اس وعدہ کے پس پردہ سنجیدگی اور خلوص کی روح کام کر رہی تھی۔ تو کیوں اسے پورا نہیں کیا جاتا؟ ایک عام انسان سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو پورا

تاریخ اہم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب ہجرت کا حکم دیا۔ تو بنی اسرائیل اپنے مکانوں۔ جائیدادوں اور زمینوں کو خیرباد کہہ کر ایک معلوم منزل کے لئے حضرت موسیٰ ؑ کے پیچھے چل دیئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے حواریوں کو تبلیغ کا ارشاد کیا۔ تو وہ اپنی جائیدادوں کو بیکار نقیروں کی طرح کشکول لیکر نکل کھڑے ہوئے۔

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے صحابہ رضؓ کو دشمن کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں رسول کے قدموں میں ڈال دیں۔

اے جماعت احمدیہ! اب تیری باری ہے۔ کہ تو تاریخ اہم میں ایک شاندار مثال چھوڑ جائے۔ اور ایک بے نظیر قربانی کی یادگار صفحہ قرطاس پر کندہ کر جائے۔ اس نازک موقعہ پر . . . . . اٹھ اور اپنے امام کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے لبیک کہتے ہوئے اپنی جان اور اپنا مال اپنے پیارے آقا کے قدموں میں ڈال دے۔

مطالبات حسب ذیل ہیں:- (۱) دوست اپنا روپیہ دوسرے بینکوں سے نکال کر قادیان میں جمع کرا دیں (۲) واقفین جائیداد اپنی جائیداد کی کل قیمت کا ایک فی صدی چھ ماہ کے اندر اندر ادا کریں۔ (۳) واقفین آمد اپنی ایک ماہ کی آمد چھ ماہ کے اندر اندر ادا کریں۔ (۴) جنہوں نے وقف نہیں کیا۔ وہ ۱½ ماہ کے اندر اندر وقف کر کے جائیداد کا ½ اور ایک ماہ کی آمد ادا کریں۔ (۵) جو وقف نہ کریں گے وہ جائیداد کی قیمت کا ½ فی صدی اور ایک ماہ کی نصف آمد دیں۔ (۶) جو موصی نہیں وہ وصیت کرائیں۔ (۷) جو موصی ہیں وہ اضافہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا پہلا انگریز مبشر

سرچشمہ علم قادیان کو روانگی پر تقریب الوداع

احباب جماعت لنڈن کو آخری نصیحت

از جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد لنڈن

احمدیت کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک انگریز واقف زندگی کو اس رنگ میں الوداعی ایڈریس دیا جا رہا ہے۔ آپ نے قریباً ایک سال لنڈن مشن میں کام کیا۔ اور خوب اخلاص سے کام کیا اب حضور کے ارشاد پر دینی تعلیم نیز عربی اور اردو کی تعلیم کے لئے قادیان روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب فرمائے۔

مورخہ ۳۰ مارچ کو آپ کی خدمت میں لنڈن مشن اور جماعت انگلستان کیطرف سے الوداعی ایڈریس پیش کرنے کی تقریب محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ قریشی صلاح الدین صاحب کی تلاوت کے بعد برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے مسٹر آرچرڈ کو ان کی ایک خواب یاد دلاتے ہوئے کہا کہ دیرینہ خواہش حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک دفعہ انہیں خواب میں ملے۔ اور فرمایا کہ اگر تم اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتے ہو تو علم اور فکر کو اپنے اوپر کبھی غالب نہ آنے دو۔ کہج میں انہیں ان ہی کی خواب یاد دلاتے ہوئے ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے آمین

اس کے بعد جماعت کے ایک انگریز دوست مسٹر عثمان سٹن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی جدائی کا افسوس بھی ہے۔ مگر جب مقصود کی بلندی مدنظر ہو۔ تو اس وقت ایسی جدائیوں کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہے۔ مسٹر آرچرڈ خوش قسمت ہیں۔ کہ انہیں یہ توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے شامل حال ہو۔

بعدہ محترم عبدالعزیز صاحب نے مسٹر آرچرڈ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسٹر آرچرڈ احمدیت قبول کرنے سے پہلے عوام الناس میں سے ایک فرد تھے۔ ہر قسم کے دنیوی اشغال ان کی دلچسپیوں کا باعث ہوا کرتے تھے۔ آج مغرب جن لغویات میں گرفتار ہے۔ ان سے ماوث ہونا عین تہذیب خیال کرتے تھے۔ جنگ کے دوران میں انہیں کچھ مختلف فضا میں جانے کا موقعہ ملا۔ ڈنکرک سے بچ نکلنے کے بعد آپ نے برما میں ملک اور قوم کی خدمات سرانجام دیں۔ محترم عبدالرحمٰن صاحب احمدی حوالدار کلرک کے ذریعہ احمدیت سے متعارف ہوئے۔ امام رحمت میں قادیان گئے۔ نیک فطرت تھے۔ پہلی دفعہ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت تمباکو پینا چھوڑ دیا۔ واپسی پر امرتسر پہنچ کر ایک خراب خانہ میں جانے لگے۔ مگر قادیان کے پاک اور مقدس ماحول نے طبیعت پر وہ اثر چھوڑا تھا۔ کہ شراب پینے پر دل مائل نہ ہوا۔ چنانچہ شراب بھی چھوڑ دی دوسری دفعہ قادیان گئے۔ تو احمدیت قبول کر لی پھر خدا نے توفیق دی۔ تو زندگی بھی وقف کر دی۔ آپ گزشتہ اپریل سے یہاں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے جس استقلال، محبت اور اخلاص سے کام کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں کامیابیاں عطا فرمائے۔

اس کے بعد ہمارے ایک نو احمدی دوست مسٹر عبدالکریم ہربرٹ نے جو گزشتہ دو تین ہی ہفتہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بیعت سے قبل آپ اکثر مسٹر آرچرڈ سے ملتے۔ اور مختلف مسائل پر بحث کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مسٹر آرچرڈ نے تھوڑا عرصہ ہوا ہندوستان میں احمدیت کو قبول کیا۔ اور نہ صرف قبول ہی کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ایسا تعلق اور پختہ پیمانہ پر ایسا تغیر پیدا کیا کہ ہمارے لئے ایک عمدہ مثال قائم کر دی۔ آپ نے یہاں آکر احمدیت کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا اعلان اس جگہ آکر کیا۔ اور یہاں آپ کی ارمغانیاں رنگ کی خدمت پر بجا فخر ہے۔

آخر پر مسٹر ہربرٹ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ قادیان کی مقدس سرزمین میں جا رہے ہیں۔ وہاں آپ حضور سے شرف ملاقات حاصل کریں گے۔ ہم دور افتادہ لوگوں کی طرف سے محبت بھرا اسلام عرض کرتے ہوئے ہمارے فقیدت مندانہ دلی جذبات کو اگر حضور تک پہنچا سکیں۔ تو ہماری عین خواہش ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد مسٹر آرچرڈ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جس رنگ میں دوستوں نے میرے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ درحقیقت میں آپ کو اس کے قابل نہیں پاتا۔ مگر بہرحال ان کے محبت بھرے جذبات کا شکریہ ادا کرتا ہوں:

آپ نے فرمایا کہ قادیان جانا میرے لئے بڑی خوشی اور سعادت کا موجب ہے اس مقدس بستی کی روحانیت سے پر فضا اور نیز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحبت میں مبارک ایام گزارنے کا یہ موقعہ حقیقتاً ایک بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے صحیح رنگ میں بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر اگر میں اپنے ان بھائیوں کا جن کے ساتھ مجھے اپنی زندگی کے مسرت ترین بارہ ماہ گذارنے کا اتفاق ہوا ہے۔ دل طور پر شکریہ ادا کروں تو بے جا نہ ہوگا وہ تعاونی روح جو اپنے بھائیوں میں اس جگہ میں نے دیکھی ہے میں گہرے طور پر اس سے متاثر ہوں تبلیغی امور میں تعاون تو خیر ایک واضح امر ہے۔ دیگر ذاتی اور انفرادی معاملات میں بھی اسلامی اخوت پیش نظر رہی ہے۔ میرے ساتھ ان کا بھائیانہ اور محبت بھرا سلوک ہمیشہ مجھے ان ایام کی یاد دلاتا رہے گا۔ دراصل یہی چیز اخوت اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کی جزا دے۔

آخر پر میں احباب جماعت سے جو وقتاً فوقتاً مسجد آتے رہتے ہیں یہ آخری نصیحت کرنے کی خواہش رکھتا ہوں کہ وہ مشن کے ساتھ اپنے تعلق کو اور بھی مضبوط کرتے چلے جائیں۔ اور اکثر یہاں آکر اپنے بھائیوں سے ملتے رہیں۔ یہ بات آپ کی روحانیت میں ترقی کا باعث ثابت ہوگی۔ اور اسلام کیساتھ مزید وابستگی کا موجب۔ میں آپ سب کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ بھی میرے لئے دعا کرتے رہیں۔

آخر پر محترم صدر صاحب موصوف نے صدارتی ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسٹر بشیر احمد صاحب حقیقتاً بہت مفید وجود ہیں۔ جناب محترم مولانا شمس صاحب کے بعد مجھے ان کے ساتھ کافی لمبا وقت اکٹھے کام کرنے کا تجربہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ اپنے مفوضہ کام میں خوشی محسوس کی۔ اور شوق سے اس کام کو انجام دیا۔

پھر فرمایا آپ اب قادیان جا رہے ہیں۔ دنیوی لحاظ سے یہ بستی کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اس میں کوئی کشش نہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ آج روحانیت کا منبع یہی چھوٹی سی گمنام بستی ہے۔ پھر فرمایا مسٹر آرچرڈ اسی مغربی تہذیب کا ولدالزنا تھا۔ جس کے چندے میں یہاں کا ہر ایک انگریز آج گرفتار ہے۔ مگر اسی احمدیت نے وہ تغیر پیدا کر دیا۔ کہ وہ تمام عادات وہ تمام مشغلے۔ وہ ساری خرابیاں یک دم چھوٹ گئیں۔ اور ان کی جگہ روحانی معرفت نے لے لی۔ آپ نے جوان ہمتی سے یہاں کا زمانہ گزارا۔ اور اسلام کی خدمت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند تک پہنچنے کی کوشش

قرآن مجید کی صداقت کا ایک تازہ ثبوت

(از ابو المنیر نورالحق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی)

قرآن مجید علیم و خبیر خدا کا نازل کردہ کلام ہے چونکہ اس کتاب نے تاقیامت لوگوں کی راہنمائی کرنی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں بکثرت ایسے اندرونی شواہد رکھ دیئے۔ جو ہر زمانے میں اسکی صداقت کا ثبوت بہم پہنچاتے چلے جائیں۔ یہ اندرونی شواہد اسکی پیشگوئیاں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس میں بیان شدہ پیشگوئیاں پوری ہو کر لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد سے لے کر اب تک مسلمانوں کے عروج و زوال اور سائنس کی مختلف ایجادات اور دیگر حالات کے متعلق قرآن مجید کے متعدد بیانات پورے ہو کر اس کے زندہ کتاب ہونے کا ثبوت دے چکے ہیں۔

اس وقت میں ان سب پیشگوئیوں کو شمار نہیں کرنا چاہتا۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ کیونکہ یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے۔ ہاں میں قرآن مجید کی صرف ایک ایسی پیشگوئی کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے پورا کرنے کے لئے سائنسدان ابھی نہایت ہی ابتدائی مراحل کو طے کر رہے ہیں۔ اور انہیں اس کے انجام کا بھی علم نہیں۔ اور نہ ہی یہ بات وثوق سے وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کوشش میں ضرور کامیابی کا منہ دیکھیں گے۔ لیکن ہمارے علیم و بصیر خدا نے جو ہر چیز اور ہر زمانہ کی جزئیات کا علم رکھتا ہے۔ اس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی سائنسدانوں کی ان کوششوں کا ذکر کر دیا۔ اور اس کے انجام کا بھی پتہ دے دیا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید ایک ایسے شخص پر (فداہ امی و ابی) جس کو سائنس کی ان ایجادات کا علم نہ تھا۔ نازل ہوا اور پھر یہ کہ اس کے بیانات کے مطابق ہی دنیا میں تغیرات آئے۔ تو یہ دیکھ کر فوراً دماغ سجدے میں گر جاتی ہے۔ اور خدا کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہے جس نے ہمیں زندہ کتاب دی۔ اور زندہ رسول کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

وہ پیشگوئی جس کا میں اوپر اشارۃً ذکر کر آیا ہوں۔ وہ چاند تک پہنچنے کی پیشگوئی ہے۔ سائنسدان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح وہ چاند تک رسائی حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اس کے متعلق پچھلے دنوں ان کی متعدد کوششوں کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ سائنسدانوں کی یہ کوشش تو اب شروع ہوئی ہے۔ لیکن اس زمانے میں جبکہ ان خیالات کا واہمہ بھی نہ تھا۔ اس وقت قرآن مجید نے یہ کہا۔ کہ ومن ایاتہ خلق السموات والارض وما بث فیھما من دابۃ وھو علی جمعھم اذا یشاء قدیر یعنی یہ بات اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور پھر آسمانی کروں اور زمین میں اس نے جاندار مخلوق پیدا کی۔ اور ایک وقت آئیگا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہوگا۔ کہ آسمانی کروں کی مخلوق اور زمینی کرہ کی مخلوق کا آپس میں تعلق ہو جائے۔ سو اس وقت ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کو کام میں لیکر ان سب کروں کی مخلوقات کا آپس میں تعلق پیدا ہو جائیگا۔ اس آیت میں آج سے تیرہ سو سال پہلے حسب ذیل امور بتائے گئے ہیں:۔

(۱) یہ کہ آسمانی کروں میں جاندار مخلوقات موجود ہیں۔

(۲) یہ کہ زمینی مخلوقات اور آسمانی کروں کی مخلوقات کا ایک زمانہ میں آپس میں تعلق پیدا ہو جائے گا۔

(۳) یہ کہ زمینی سائنس تدریجاً اس طرح ترقی کرے گی۔ کہ آخر اس کے ہاتھ وہ وسائل آجائیں گے۔ جس سے وہ آسمانی کروں کی مخلوقات تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔

تعجب ہے۔ کہ قرآن مجید نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر کس طرح تفصیل کے ساتھ وہ باتیں بیان کر دیں۔ جن تک ابھی سائنس بھی نہیں پہنچ سکی۔ پس سائنسدانوں کا یہ کہنا کہ آسمانی کروں میں مخلوق کا شبہ گذرتا ہے۔ اور پھر چاند تک پہنچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا یہ سب قرآن مجید کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور جوں جوں اپنی کوششوں میں سائنسدان کامیاب ہونگے۔ وہ قرآن مجید کی صداقت پر بہتر گریں گے کیونکہ یہ سب امور ایسے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ اس قسم کی آئندہ کی عظیم الشان خبر کسی انسان کی پیدا کردہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ اس علیم و خبیر ہستی کا کلام ہے۔ جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر زمانے کے حالات سے باخبر ہے۔

اے کاش وہ لوگ جو قرآن مجید کو مذہبی کتب سے منقول یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے دماغ سے بنایا ہوا قرار دیتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی اس قسم کی عظیم الشان پیشگوئیوں پر غور کریں۔ اور اس حقیقت کو پانے کی کوشش کریں۔ کہ اس قسم کا کلام کسی انسانی دماغ کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

جناب راجہ ولی محمد خاں صاحب کا انتقال

احمدیت کا پرانا سپاہی اور خلوص کا وفادار خادم راجہ ولی محمد خاں صاحب جاگیردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء بروز جمعرات اس دنیائے فانی سے بعمر ۷۶ سال رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک سنجیدہ مزاج زیرک الطبع۔ حلیم الفطرت انسان تھے۔ فروتنی مرحوم کا شیوہ تھا۔ مرحوم کی وفات خصوصاً جماعت یاڑی پورہ کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام بزرگان سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ (راجہ غلام محمد خان احمدی چک پیر)

معاونین و خریداران فرقان کی توجہ کیلئے

معاونین و خریداران فرقان کی توجہ کے لئے تحریر ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی رقوم و خطوط کتابت بنام منیجر فرقان ارسال فرمایا کریں۔ (منیجر)

مشرقی افریقہ میں مجلس و مشاعرہ

نیروبی ۱۱ اپریل۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ایسٹ افریقن احمدیہ کانفرنس کا انعقاد نیروبی کی احمدیہ مسجد میں ایسٹر کے ایام میں ہوا۔ کینیا اور یوگنڈا کے نمائندگان کی کمیٹی نے تجارت اور تبلیغ کے متعلق غور کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ بہت جلد ایک مطبع اور ایک لانڈری تجارتی اصول پر ۱۲۵۰۰ شلنگ کے مصرف سے قائم کی جائے۔ تبلیغ کے لئے سال ۱۹۵۸ء کا بجٹ ۶۰۹۲ شلنگ منظور کیا گیا۔ تین نئی جگہوں کیلئے نیروبی اور ٹبورا پر تعلیمی اور تبلیغی مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کتب احمدیہ کے علاوہ دیگر کتب بھی رکھی جائینگی۔ سواحیلی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے ارض و سماء

یورپ میں آفتاب اسلام کی ضیاء باری

لندن میں ایک انگریز اور جزیرہ سیلی میں سات اشخاص حلقہ بگوش اسلام ہوئے

(از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس)

آج سے کچھ سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی بشارت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی اُس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ تمام ممالک میں ہوگی۔ اور مختلف ممالک کے لوگ اسلام اختیار کریں گے نیز فرمایا۔ کہ اس نشان رحمت کی غرض یہ ہے۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ کہ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

آج ہم اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ احمدی مبلغین مختلف ممالک میں حق و ہدایت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور زندگی کے خواہاں موت سے نجات پا رہے ہیں۔ اور وہ جو عیسائیت کی رسوم و بدعات کی زنجیروں میں مقید ہے۔ اس قید سے رہائی پا رہے ہیں۔

جزیرہ سیلی جہاں ایک زمانہ دراز تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ اور جس کے پرانے گرجوں اور عالیشان عمارتوں کی دیواروں پر اب تک بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمات کندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ وہاں ہمارے دو نوجوان مجاہد مبلغین مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی ابراہیم صاحب خلیل کی مساعی بابرکت ثابت ہو رہی ہیں۔ خلیل صاحب لکھتے ہیں۔ کہ وہ اور ماسٹر عمر کی نماز جماعت ادا کرنے کے بعد تبلیغ کے لئے گھر سے باہر نکلنے کو ہی تھے۔ کہ فادر خدا نے لافکہ کی تحریک سے نوشتاس کو بلا کر بھیج دیا۔ ہم نے انہیں عزت سے بٹھایا

مولوی محمد عثمان صاحب نے قریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر مسئلہ اسلام اور رد تثلیث عیسائیت پر اطالوی میں تقریر کی۔ اور اُن کے سوالات کے جوابات دیئے۔ خلیل صاحب نے احمدیہ البم۔ دس شرائط بیعت اور فارم بیعت دیئے۔ مولوی محمد عثمان صاحب نے تبدیل مسیح کا فوٹو دکھا کر مسیح کی طبعی وفات ثابت کی جب اُن کی پوری تسلی ہوگئی۔ تو انہیں کہا گیا کہ اگر بخوشی احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں تو فارم بیعت پُر کریں۔ ایک نے بآواز بلند بیعت فارم انگلیسین میں پڑھ کر سنایا اور بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے نے کہا۔ کہ ہم عیسائیت کو چھوڑتے ہیں اور اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ ان میں سے سات اصحاب نے بیعت فارم پُر کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک انہیں مندرجہ ذیل اسلامی نام دیئے گئے

سینیور محمد احمد صاحب سینیور شریف احمد صاحب سینیور عبداللطیف صاحب سینیور نظام احمد صاحب سینیور فضل احمد صاحب سینیور محمد صدیق صاحب سینیور عبدالرحیم صاحب۔ اللہ تعالیٰ اب سب کو استقامت عطا فرمائے۔ چوہدری فتاح احمد صاحب باجوہ اب بفضلہ تعالیٰ انگلستان میں ہیں۔ اور دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ انگلستان نوجوان مسٹر ولیم سکر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا اسلامی نام ولی اللہ رکھا گیا ہے بہت سی کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں۔ کہ ان کا تعارف پہلے ہمارے نومسلم دوست مسٹر عبدالکریم ہربرٹ کے ذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب ان سے گفتگو کرتے رہے۔ لکھتے ہیں مسٹر عبدالکریم ہربرٹ کی بیوی بھی جلد آکے

تحریک جدید کی تبلیغی سکیم!

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال میں وہ مجاہد جو اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک سوفی صدی مرکز میں داخل کر چکے تھے۔ ان کے نام وعدہ کنندگان حضور کی خدمت میں حضور کی سندھ سے واپسی پر پیش کئے گئے تھے۔ اور دوسری فہرست ۱۰ اپریل کو حسب اعلان پیش کی گئی ہے۔ احباب کو معلوم رہے کہ ۳۱ مارچ تک وعدے پورا کرنے والے وہ ہیں۔ جو تحریک جدید کی صف اول کے مجاہد ہیں۔

خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو باوجود کوشش اور سعی کے اپنے وعدوں کو ۳۱ مارچ تک پورا نہیں کر سکا ان میں بعض وہ بھی ہیں۔ جن کا وعدہ دسمبر جنوری فروری مارچ کا تھا۔ اور بعض وہ ہیں۔ جن کا وعدہ اپریل کا ہے۔ میرا مشورہ جو کام کا ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ۱۰ اپریل میں اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور جن کا وعدہ اپریل کے بعد کا ہے۔ ان کا تا ۱۰ اپریل میں ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سابقہ کی مدد رکھتا ہے۔ پس کوئی شخص جو تحریک جدید کا وعدہ کسی وجہ سے اب تک پورا نہیں کر سکا۔ اس ماہ اپریل میں پورا کرنے کی پوری جدوجہد کرے۔ کیونکہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم جو بیرون ہند کی تبلیغ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی کامیابی تحریک جدید کے ان مخلصوں کے وعدوں پر منحصر ہے۔ آپ نے دیکھ لیا ہے۔ کہ بفضل خدا تحریک جدید کی لوٹ سے بیرون ہند میں پے در پے مبلغ جا رہے ہیں۔ پس تحریک جدید کے مجاہدوں کی ذمہ داری بہت بڑھی ہوئی ہے وہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

ترجمۃ القرآن انگریزی سے متعلقہ جملہ امور کے لئے آئندہ براہ راست ناظر صاحب تالیف و تصنیف و کلدیو سے خط و کتابت کی جائے۔ کیونکہ اب یہ کام ان کے سپرد ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

موصی حضرات توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہوتا ہے۔ اور ۳۰ اپریل پر ختم ہوتا ہے۔ اب سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر سیکرٹری مال اور موصی کو چاہیئے کہ حصہ آمد ۱۷۶۰ کی کل رقم ۳۰ اپریل سے قبل داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دے ورنہ پھر بقایا ان کے کھاتہ پر ظاہر ہوتا رہے گا۔ بعد میں بقایا کے ذمہ دار خود ہوں گے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

انتقاد

کلام محمود کا جدید شاندار ایڈیشن

حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج تک کی تمام نظموں کا مجموعہ بالترتیب موجودہ حالات میں جو کتب قادیان نے نہایت خوشخط اور اعلیٰ کاغذ پر چھپوا کر بڑے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس کے معارف شیریں کلام کا مجموعہ ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر وہ حقائق و معارف بھرے ہوئے ہیں۔ جو دینوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہیں۔ اور غیروں کی ہدایت کا موجب ہیں باوجود اس قدر خوشنما مجموعہ کے قیمت بہت معمولی۔ یعنی صرف بارہ آنے ہے اور مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتا ہے

۴۲ فضل سے احمدیت کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شب میں سعید روحوں کو جلد سے جلد سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کی گولیوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں اعصاب کو کونین نقصان نہیں پہنچاتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت بلا صد قرص ۱ روپیہ اور پچاس قرص عمدہ شفائی درجن ۸ روپے محصول ڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ ختائی فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ اور جدوار ختائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں "مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق مسموم و دافع خفقان و حزن و جواسیر و جنون و حمی دبائی عصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے" قیمت دو مثقہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس پندرہ روپے گولیاں شین سے بنی ہوتی ہیں۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

خط و کتابت کرتے وقت ٹکٹ ممبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عمل نہ ہو سکے گی منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیروزگار صفت طلب کریں

ہمارے پاس تشریف لاکر عملی طور پر اپنے گھر بیٹھے ہر قسم کی دیسی و انگریزی صابن گھٹیا بڑھیا، سوڈا کاسٹک، پیفیومری خوشبودار تیل، کریم، فینائل، فلور وغیرہ بنانا سیکھیں۔ نوادر صفت طلب کریں نیز مشہور مفتی رسالہ دولت کی بارش متعلق کے بہترین و مفید نسخہ مثلاً پیفیومری، صفت و حرفت نسوانی فنائل سازی، فنر سیاہی سازی، بوٹ پالش و فروش، فنر گھر بلو دستکاری، فنر صفت ہاتھ کے لئے لٹریچر

جکھڑ سوپ فیکٹری رجسٹرڈ جکھڑ ضلع راولپنڈی پنجاب

صفت منگوائیں

دواخانہ نورالدین رضؓ کے مجربات

قرص مرکب افسنتین

معدہ کے بخارات اور مراق اور خرابی جگر کے لئے مفید ہے۔ نوٹ ایک ماہ چار روپے صرف

حب بخار

ملیریا کے واسطے۔ قیمت ۱۰۰ ٹکیہ چھ روپے

صندلین

خون کو صاف اور خون پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے صرف

دواخانہ نورالدین رضؓ

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

جناب ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان صاحب

ڈینٹل سرجن اینڈ اپٹیشن قادیان

میں یہ تحریر کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ نورالدینؓ کا

سرمہ مبارک

کئی مریضوں کو استعمال کروایا جو کہ خدا کے فضل سے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اور بہت دیر کی خراب آنکھیں سرمہ مبارک سے اچھی ہوگئیں۔ واقعی یہ سرمہ بہت مبارک ہے۔ الحمدللہ

خاکسار۔ ملک ممتاز احمد خان

سرمہ مبارک فی تولہ ۲/۸ روپے۔ نظر رسائن دماغ اور آنکھوں کے اعصاب کو طاقت دینے کے لئے نصف ماہ کی خوراک ۲/۸ روپے

دواخانہ نورالدین قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسیڈنسی ویونو فیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین ٹارچز تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

جب صبح کی تازہ ہوا چمن سے اپنے دوش پر چاند کی کرنوں سے چھٹکی ہوئی تازہ کلیوں کی خوشبو لئے آپ تک پہنچتی ہے تو آپ ایک لمحہ کیلئے بے خود ہو جاتے ہیں! آپ کے لب جنبش میں آتے ہیں۔ ـــــ کاش یہ ایکدفعہ پھر آئے!!!

لیکن ایک دفعہ نہیں آپ ہزار بار یہ لطف حاصل کریں۔ صرف ایک خط لکھ کر ہمیں یاد کریں۔

امپیریل کمرشل کمپنی

ایسٹرن پرفیومرز قادیان

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ

طالب حق کو مفت تقسیم کیلئے

ایک روپیہ کی آٹھ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مرہٹس کی بہادری

فریبیس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا

طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

بوسکی سفید نہایت عمدہ خوبصورت۔ مضبوط۔ پائیدار۔ زنانے سوٹوں کے لئے مردانہ قمیصوں کے واسطے سوتی کپڑوں کے مقابلہ میں ہزار درجہ بہترین اور بارعایت ہماری گارنٹی ہے۔ کہ مال کو دیکھ کر آپ تھوک کا آرڈر دیں گے۔ نرخ ۲/۸/- فی گز۔ اگز کا حصولڈاک -/۱۵/- ہے۔ آپ تھوڑا مگر عمدہ مال ضرور منگوائیں۔ امریکن کلاتھ ایجنسی ۱۸۵۴/۱۲ شیخ بلڈھا سٹریٹ امرتسر (نمبر ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

گاندھی جی کی بہار کو روانگی

دہلی ۱۳ اپریل:۔ کل رات گاندھی جی بذریعہ ٹرین پٹنہ روانہ ہوگئے۔ کل آپ نے چھٹی بار وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ کانگرسی لیڈر آچاریہ کرپلانی۔ پنڈت ہردیناتھ کنزرو۔ راجگوپال آچاریہ اور مولانا آزاد سے بھی طویل بات چیت کی

آپ نے کل پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اخباروں میں شائع شدہ یہ اطلاع صحیح نہیں ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی سے شدید اختلافات کی وجہ سے میں نے بہار چلے جانے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے کہا ہمارے درمیان بے شک بعض اوقات اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں بالعموم باہمی بات چیت سے دور کر لیا جاتا ہے۔

وائسرائے سے سیاسی گفت وشنید

نئی دہلی ۱۳ اپریل:۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ گاندھی جی کی دہلی سے روانگی سے سیاسی گفت وشنید کا ایک اور دور ختم ہوگیا ہے۔ اب وائسرائے مسلم لیگ اور کانگرس کے خیالات سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب وائسرائے برطانوی گورنمنٹ سے مشورہ کریں گے۔ اور اس کے بعد کوئی قدم اٹھائیں گے۔

کل وائسرائے نے گاندھی جی کے علاوہ سردار پٹیل۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر حسین امام سے بھی ملاقاتیں کیں۔ تازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس یکم مئی کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ تا حال مقرر نہیں کی گئی۔ کل شام مسٹر محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن کے ممبروں اور صوبوی حکومت کے مسلم لیگی ارکان سے دیر تک مشورہ کیا۔

مسلم لیگ کے بغیر دستور ساز اسمبلی کے کام میں مشکلات کا اعتراف

بمبئی ۱۳ اپریل:۔ دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا۔ کہ مسلم لیگ نے دستور ساز اسمبلی کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے اسمبلی کے کاموں میں بہت مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ آپ نے کہا۔ اسمبلی کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ملک کے سب طبقوں کا اعتماد حاصل ہو۔ میں سب لوگوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اسمبلی میں آئیں۔ اور وہاں آکر اپنی شکایات رفع کرنے اور اپنے مطالبات کو منوانے کی کوشش کریں مسلم لیگ کی عدم شمولیت کی وجہ سے اسمبلی کا کام مشکل ہوگیا ہے لیکن بہرحال ہم اپنے کام کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اپنے مشن کی موجودہ لے اعتمادی کی فضا کے متعلق کہا۔ تمام لوگوں کو اس فضا کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم آزادی کی ذمہ داری کو اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ آپ نے غذائی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا پنجاب سندھ اور یو۔پی سے گیہوں کی فصل کے متعلق حوصلہ افزا اطلاعات آرہی ہیں۔ امید ہے۔ کہ اب ہمیں نسبتاً کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امید ہے کہ برما سے چاول بھی کافی مقدار میں آجائے گا جنوبی ہند میں فصلوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

کارخانہ داروں اور سورن ہندوؤں کو لیبر ممبر کا انتباہ!

بمبئی ۱۲ اپریل:۔ مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر حکومت ہند نے کارخانہ داروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کارخانہ داروں کو مزدوروں کی حالت کو سدھارنے کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ ورنہ اگر مزدوروں میں بے چینی بدستور قائم رہی۔ تو اس سے ملک کی صنعتی ترقی کو سخت نقصان پہنچیگا۔

آپ نے اچھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر چھوت چھات کی مرض دور نہ ہوئی۔ اور آزادی ملنے پر ملک کے کروڑوں اچھوتوں کو بھی آزادی کا پھل نہ ملا۔ تو اس سے ملک کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ آپ نے کہا بعض قانون بنا دینے سے چھوت چھات کا مرض دور نہیں ہو سکتا اس کے لئے ہندو عوام کے خیالات میں تبدیلی پیدا کرنے ضرورت ہے:۔

مسلم لیگ کیطرف سے مرکز میں دو حکومتیں قائم کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے وائسرائے کے سامنے مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ ہندو اکثریت اور مسلم اکثریت کے علاقوں کا آئین مرتب کرنے کے لئے دو اسمبلیاں مقرر کی جائیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ موجودہ عارضی حکومت کو توڑ کر اس کی جگہ دو نئی عارضی حکومتیں قائم کی جائیں کانگرس ایک حد تک پاکستان پر رضامند ہوگئی ہے۔ اس کی کوشش یہ ہے کہ پاکستانی صوبوں کو تقسیم پر زور دیا جائے۔ تاکہ پاکستان کمزور ہو تا جائے۔

غیر لیگی مسلمانوں کو لیگ میں شمولیت کی دعوت

مسٹر جناح نے تمام غیر لیگی مسلمانوں کو بالخصوص جمعیت العلماء ہند کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ حالات کی نزاکت اور مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ آپ نے یہ اپیل جمعیت العلماء کے سکہ وڑی کے خط کے جواب میں کی ہے۔ جس میں انہوں نے مشترکہ اسامی پیدا کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی تھی۔

قابل تقلید مثال

میاں مصباح الدین صاحب طالب علم ولد خلیفہ صلاح الدین صاحب پسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے حفاظت مرکز وقف جائداد کے لئے ۱/۱/۲ ۱۲۶ روپے دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ڈپٹی کمشنر سکھر)

ملک کے طول وعرض میں فساد کے شعلے

امرتسر ۱۳ اپریل:۔ پرسوں جمعہ کے بعد جو ہنگامہ شروع ہوا تھا۔ وہ ابتک فرقہ وارانہ فساد دوبارہ نمودار ہوگیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ۴۷ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ پولیس کو کئی بار گولی چلانا پڑی کئی مقامات پر آگ بھی لگائی گئی۔ اب پولیس اور فوج کے بھاری دستوں نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔ چوبیس گھنٹوں کے کرفیو آرڈر کے بعد آج صبح چار گھنٹوں کیلئے کرفیو کی پابندی اٹھا لی گئی۔ تاکہ عوام راشن کا سامان فراہم کر سکیں۔ اس کے بعد کل نو بجے سے کل نو بجے تک پھر کرفیو لگا دیا گیا ہے

لاہور ۱۳ اپریل:۔ مسٹر بھیم سین سچر سردار سورن سنگھ اور دیوان چمن لال نے تقسیم پنجاب کی حمایت کی ہے۔ اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ فوری طور پر صوبہ میں دو وزارتیں قائم کر دی جائیں کیونکہ صرف اسی طریق سے صوبہ کی اقلیتیں مطمئن ہو سکتی ہیں۔ اور امن قائم ہو سکتا ہے:۔

کیونکہ بلا کھی کی وجہ سے ابھی فضا مخدوش ہے بنگال گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کل کلکتہ میں بہت حد تک نارمل حالت کی واپسی ہوتی رہی۔ پولیس کو دو مقامات پر آگ زنی چلانا پڑی۔ اب حالات قابو میں ہیں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ضبح کے جن علاقوں نے اپنی رخصت کے ایام میں پنجاب کے تازہ فسادات میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ انہیں شدید سزا دی جائیگی

لاہور میں کل جھوٹی افواہوں کی وجہ سے سخت خوف وہراس طاری ہوگیا۔ اور کاروبار بند ہوگیا۔ لیکن پولیس کی بروقت کارروائی کی وجہ سے حالات اصلاح پذیر ہو گئے۔ راولپنڈی میں بھی افواہوں کی وجہ سے بے چینی رہی لیکن کوئی واردات نہیں ہوئی۔

وزیر اعظم بنگال مسٹر حسن شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا۔ نواکھلی کے متعلق گاندھی جی نے ایک تار کے ذریعے جن شکایات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بیشتر درست نہیں ہیں۔ زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے گاندھی جی اور ان کے رفقاء سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔ جنکی بناء پر بنگال گورنمنٹ کے لئے قیام امن کو بحال رکھنا مشکل ہو جائے۔ آپ نے کہا۔ نواکھلی کے واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ملک کے طول وعرض میں فسادات شروع ہو گئے ہیں